

## یمن کا غزہ کے دفاع کا حق اور یمن کی حمایت کا فرض

اسرائیل کی طرف سے غزہ میں جاری نسل کشی بین الاقوامی قانون اور انسانی وقار کی سنگین خلاف ورزی ہے، جو فلسطینی عوام کے منظم خاتمے کو روکنے کے لیے فوری عمل کی مانگ کرتی ہے۔ یمن نے 1948 کے جینو سائیڈ کو روک تھام اور سزا کے لکونشن اور ذمہ داری کے تحفظ (R2P) کے فریم ورک کے تحت اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کا حوالہ دیتے ہوئے فوجی کارروائی سمیت اقدامات کے ذریعے غزہ کے عوام کے دفاع کے اپنے اختیار کا اعلان کیا ہے۔ یہ مضمون دلیل دیتا ہے کہ یمن کی مداخلت قانونی طور پر جائز اور اخلاقی طور پر ضروری ہے، اور تمام ممالک بین الاقوامی قانون کے تحت یمن کی مزید مظالم کو روکنے کی کوششوں کی حمایت کے پابند ہیں۔ عمل نہ کرنا نہ صرف قائم شدہ قانونی اصولوں کی خلاف ورزی ہے بلکہ پورے مشرق و سطحی میں اسرائیل کی توسعی پسندانہ جاریت کو فعال کرنے کا خطرہ بھی مولیٰ لیتا ہے، جو عالمی استحکام کو خطرے میں ڈالتا ہے۔

## یمن کا غزہ کے دفاع کا قانونی حق

جینو سائیڈ کونشن (1948) ممالک پر واضح طور پر جینو سائیڈ کو روکنے کی ذمہ داری عائد کرتا ہے، جسے قومی، نسلی، نژادی یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کیے گئے اعمال کے طور پریان کیا گیا ہے۔ غزہ میں اسرائیل کے اقدامات— بلا ایتیاز فضائی حملے، جان بوجھ کر بھوکری، اور شہری ڈھانچے کی تباہی— اس تعریف پر پورا اترتے ہیں، جیسا کہ جنوری 2024 میں بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) کے جنوبی افریقہ م مقابلہ اسرائیل کے کیس میں عارضی اقدامات سے ثابت ہوتا ہے، جس میں جینو سائیڈ کے اعمال کے معقول شواہد پائے گئے۔ جینو سائیڈ کونشن کا آرٹیکل I، یمن سمیت ممالک کو، علاقائی حدود سے قطع نظر، ایسے جرائم کو روکنے کے لیے تمام ضروری اقدامات اٹھانے کا حکم دیتا ہے۔ بحیرہ احمر میں یمن کی بحری کارروائیاں، جو اسرائیل کی سپلائی لائنوں کو منقطع کرنے کا مقصد رکھتی ہیں، اس فرض کا جائز استعمال ہیں، کیونکہ وہ غزہ کی آبادی کو تباہی سے بچانے کی کوشش کرتی ہیں۔

مزید برآں، 2005 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی طرف سے اپنایا گیا ذمہ داری کے تحفظ (R2P) کا اصول ممالک کو جینو سائیڈ، جنگی جرائم، نسلی صفائی، اور انسانیت کے خلاف جرائم سے آبادیوں کی حفاظت کے لیے پابند کرتا ہے جب کوئی ملک ایسا کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔ غزہ میں فلسطینیوں کی حفاظت میں اسرائیل کی واضح ناکامی، اس کے فعال طور پر مظالم کے

ارتكاب کے ساتھ، R2P کے اجتماعی عمل کے احکام کو متحرک کرتی ہے۔ یمن کی مداخلت R2P کے اصولوں کے مطابق ہے، لیونکیہ بے مثال شدت کے انسانی بحران کا جواب دیتی ہے۔ 1999 میں نیٹو کی کوسوو میں مداخلت، جو اقوام متحده کی سلامتی کو نسل کی منظوری کے بغیر نسلی صفائی کو روکنے کے لیے کی گئی تھی، یمن کے اقدامات کی حمایت کرتی ہے۔ روایتی بین الاقوامی قانون انسانی مداخلت کو اس وقت جائز مانتا ہے جب کسی ملک کا رویہ انسانیت کی ضمیر کو جھنچھوڑ دیتا ہے، ایک ایسی حد جو غزہ میں اسرائیل کے اقدامات بلاشبہ پوری کرتے ہیں۔

## ممالک کی یمن کی حمایت کرنے کی ذمہ داری

جینو سائیڈ کنو نشن اور R2P کے تحت، تمام ممالک قانونی طور پر جینو سائیڈ کو روکنے کے پابند ہیں، نہ صرف بیانات کے ذریعے بلکہ ٹھووس اقدامات کے ذریعے۔ یہ ذمہ داری غزہ کے دفاع کے لیے یمن کی کوششوں کی حمایت تک پہلیتی ہے۔ جینو سائیڈ کنو نشن کا آرٹیکل VIII ممالک کو اقوام متحده کے مجاز اداروں سے عمل کی درخواست کرنے کی ترغیب دیتا ہے، لیکن جب یہ ادارے سیاسی ویٹو کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ غزہ کے معاملے پر اقوام متحده کی سلامتی کو نسل کی بار بار ناکامی سے دیکھا گیا ہے۔ ممالک کو آزادانہ یا اجتماعی طور پر عمل کرنا چاہیے۔ اقوام متحده کے چار ٹرک آرٹیکل 51، جو اجتماعی خود دفاع کی اجازت دیتا ہے، ممالک کو اسرائیل کی جاریت سے غزہ کی آبادی کی حفاظت کے لیے یمن کے ساتھ شامل ہونے کے لیے اضافی قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

تاریخی مثالیں غیر عملی کے نتائج کو اجاگر کرتی ہیں۔ 1994 کے رو انڈا نسل کشی کے دوران بین الاقوامی برادری کی مداخلت میں ناکامی، واضح طور پر بڑے ہی مانے پر مظالم کے شواہد کے باوجود، تقریباً 800,000 افراد کی موت کا باعث بنی۔ اسی طرح، 1930 میں دہائی میں نازی جرمنی کے تینیں مصالحتی پالیسی، جس کی مثال 1938 کے میونخ معاهدے سے ملتی ہے، نے جاریت کو بڑھاوا دیا اور ہولو کاست کا باعث بنایا۔ یہ ناکامیاں نسل کشی کے خلاف فیصلہ کن عمل کی اخلاقی اور قانونی ضرورت کو اجاگر کرتی ہیں۔ جو ممالک یمن کی حمایت کرنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ اسرائیل کے جرائم میں شریک ہونے کا خطرہ مولیتی ہیں، جو ہولو کاست کے بعد کے ”دبارہ کبھی نہیں“ کے عہد کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

## اسرائیل کا وسیع تر خطرہ اور اجتماعی عمل کی ضرورت

اسرائیل کے اقدامات غزہ سے آگے بڑھتے ہیں، جو پورے مشرق و سطحی کو خطرے میں ڈالنے والا ایک تو سیع پسندانہ ایجمنڈ اظاہر کرتے ہیں۔ 1949 کے چوتھے جنیوا کنو نشن کی خلاف ورزی میں مغربی کنارے کا غیر قانونی الحاق، اور لبنان، شام، اور یمن

میں اس کی فوجی دراندازی جاریت کا ایک نمونہ دکھاتی ہے۔ 1982 کے صبرا اور شتیلا قتل عام اور 2006 کی لبنان جنگ اسرائیل کی پڑوسی ممالک کو غیر مسٹحکم کرنے کی آمادگی کو ظاہر کرتی ہے۔ حال ہی میں شام پر فضائی حملے اور ایران اور عراق کے خلاف دھمکیاں اس کی سامراجی عزائم کی مزید تصدیق کرتی ہیں۔ اسرائیل کی جاریت کے خلاف یمن کی مزاحمت نہ صرف غزہ کا دفاع ہے بلکہ ایک علاقائی خطرے کے خلاف ایک موقف ہے، جو اگر روکا نہ گیا تو عالمی نتائج کے ساتھ ایک وسیع تر تنازع میں بڑھ سکتا ہے۔

ممالک کو سفارتی، اقتصادی، اور اگر ضروری ہو تو فوجی ذرائع سے یمن کی حمایت کرنی چاہیے۔ اسرائیل کے خلاف پابندیاں، اسلحہ لی پابندی، اور جنگی جرائم کے لیے عالمی دائرہ اختیار کے تحت اسرائیلی حکام کا مقدمہ چلانا اہم اقدامات ہیں۔ عالمی دائرہ اختیار کا اصول، جیسا کہ 1998 میں آگسٹو پنوفشے کے لیے گرفتاری وارث کے معاملے میں تسلیم کیا گیا، ممالک کو بین الاقوامی جرائم کے مرکبین کو جواب دہ بنانے کی اجازت دیتا ہے، جو یمن کی کوششوں کو تقویت دیتا ہے۔ اس کے علاوہ، جنوبی افریقہ کے خلاف اپارٹمینٹ مخالف مہم سے متاثر بوانیکاٹ، ڈیو یسٹمنٹ، اور پابندیوں (BDS) کی تحریک جیسے اقتصادی اقدامات یمن کے اقدامات لی تکمیل کر سکتے ہیں، لیکن بحران کی فوری ضرورت کو دیکھتے ہوئے فوری نتائج حاصل کرنے کے لیے فوجی حمایت کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

## عالمی یکجہتی کے لیے اخلاقی اور قانونی ضرورت

بمن کی مداخلت، اپنے انسانی چیلنجوں کے باوجود، انسانیت کے لیے ایک عہد کی مثال پیش کرتی ہے جو زیادہ امیر اور طاقتور ممالک کو شرمندہ کرتی ہے۔ اس بحران کا اخلاقی وزن مطالبه کرتا ہے کہ ممالک سیاسی اتحادوں پر بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو ترجیح دیں۔ مغربی طاقتیں، جنہوں نے تاریخی طور پر فوجی اور مالی امداد کے ذریعے اسرائیل کو فعال بنایا ہے، خاص طور پر سمت تبدیل کرنے اور یمن کی کوششوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی ذمہ داری رکھتی ہیں۔ ایسا نہ کرنا انصاف اور انسانیت کے ان اصولوں کو کمزور کرتا ہے جو بین الاقوامی قانونی نظام کی بنیاد ہیں۔

مزید بآں، سول سو سانٹی کا کردار حکومات پر عمل کے لیے دباؤ ڈالنے میں ہے۔ عالمی احتجاج، وکالت، اور یمن کے انسانی امدادی کوششوں کی حمایت اس کے اقدامات کو بڑھا سکتی ہے۔ بین الاقوامی برادری کو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ یمن کی حمایت صرف ایک پالیسی انتخاب نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کی حرمت کو برقرار رکھنے اور تاریخ کے تاریک ترین ابواب کی تکرار کو روکنے کی قانونی اور اخلاقی ضرورت ہے۔

بمن کا غزہ کے عوام کے دفاع کا حق جینو سائیڈ کنو نشن، R2P، اور روانی بین الاقوامی قانون میں مضبوطی سے جڑا ہوا ہے۔ اسرائیل کی نسل کشی مہم کو روکنے کے اس کے اقدامات جاری مظالم کے لیے ایک جائز اور ضروری رد عمل ہیں۔ تمام ممالک سفارتی، اقتصادی، اور فوجی اقدامات سماحت اجتماعی عمل کے ذریعے یمن کی حمایت کرنے کے پابند ہیں تاکہ نسل کشی کو روکا جا سکے اور اسرائیل کے توسعی پسندانہ خطرے کا مقابلہ کیا جاسکے۔ تاریخ سکھاتی ہے کہ نسل کشی کے سامنے غیر عملی تباہی کو جنم دیتی ہے؛ بین الاقوامی برادری کو اس سبق پر توجہ دینی چاہیے اور اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے یمن کے پچھے مسحہ ہونا چاہیے۔ چکچاہٹ کا وقت گزر چکا ہے۔ یمن کے ساتھ عالمی تیجھتی غزہ کے لیے انصاف اور دنیا کے لیے استحکام کا واحد راستہ ہے۔